الجزء 16

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾

اس بندے نے کہا کہ میں نے کہا نہ تھا کہ تم سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہ ہو سکے گا (75)۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں کچھ پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ پر میری طرف سے کوئی عذر نہ ہوگا (76)۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۣاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾

وہ آگے چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس سے اُن کا گزر ہوا۔ اُن سے کھانا طلب کیا تو اُنہوں نے ان کی میزبانی سے انکار کر دیا۔ وہاں بستی میں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ اُسے اُس نے درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کا معاوضہ لے لیتے (77)۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾

اُس بندے نے کہا کہ اب میں اور تم الگ الگ ہوئے۔ جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا تھا، اب میں اُن کی تم کو حقیقت بتاتا ہوں (78)۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾

وہ جو کشتی تھی، تو وہ کمزور غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اس میں نقص ڈال دوں۔ اُن سے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا (79)۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾ۚ

اور جو لڑکا تھا اُس کے والدین صاحبِ ایمان تھے۔ ہمیں اندیشہ محسوس ہوا کہ وہ انہیں سرکشی اور کفر پر مجبور کر

دے گا(80)۔

فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا ﴿۸۱﴾

ہماری تمنّا تھی کہ اُن کا ربّ، اُنہیں ایسا بدل دے جو صلاحیتّوں کی نشو ونما کے حوالے سے، اورزیادہ نرم دل ہونے میں، اس سے بہتر ہو(81)۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ
تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ
يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
ع 10 12 1 وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ
عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ ﴿۸۲﴾

اور رہی وہ دیوار، تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کی کچھ دولت تھی۔ اور ان کا باپ صالح کردار کا حامل تھا۔ تیرے ربّ نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونو سِن بلوغ کو پہنچ جائیں اور اپنا مال و دولت نکال لیں۔ میں نے یہ سب، اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ محفوظ رکھنے کا یہ انتظام، تیرے ربّ کی طرف سے ایک رحمت تھا۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تجھ سے صبر نہ ہوسکا تھا(82)۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ
ذِكْرًا ؕ ﴿۸۳﴾

(اے رسول ﷺ!) تجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ان سے کہہ دے کہ میں تم سے اس کا حال بیان کرتا ہوں(83)۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۙ ﴿۸۴﴾

ہم نے اسے زمین میں اقتدار عطا کیا تھا اور ہر قسم کے ذرائع واسباب بھی دیئے تھے(84)۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

پھر وہ ایک راستے پر چل نکلا(85)۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ
حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ
تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾

یہاں تک کہ وہ پہنچ گیا مغرب میں جہاں سورج ایک سیاہ بدبُو دار کیچڑ والے چشمے میں غروب ہوتا دکھائی دیا۔ وہاں اس نے ایک قوم دیکھی۔ ہم نے فرمایا کہ

اے ذوالقرنین! خواہ تم انہیں سزا دو خواہ حُسنِ سلوک کرو(86)۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾

ذوالقرنین نے عرض کیا کہ جو انسانوں کے حقوق غصب کرے گا، ہم اسے ضرور سزا دیں گے۔ پھر اس کا معاملہ، اس کے ربّ کے سپرد کر دیں گے۔ وہ اسے سخت عذاب دے گا(87)۔

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾

البتہ جو شخص مستقل اقدارِ وحی پر ایمان لے آیا اور اس نے صلاحیّت پرور کام کئے تو اس کے لیے حسین اجر ہو گا۔ اور ہماری طرف سے احکام میں اسے سہولتیں میسّر رہیں گی (88)۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

پھر وہ ایک اور راستے پر چل نکلا (89)۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿۹۰﴾

حتّٰی کہ وہ وہاں جا پہنچا جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ اس نے اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لیے ہم نے سورج سے بچنے کے لیے پہاڑ وغیرہ کی اوٹ نہیں بنائی تھی (90)۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾

یہ تو تھی ان کی حالت! اور جو مہمّات اس کے پیشِ نظر تھیں، وہ ہمارے احاطۂ علم میں تھیں (91)۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

پھر وہ ایک اور راہ پر روانہ ہوا (92)۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾

یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان جا پہنچا۔ ان کے قریب ایک قوم دیکھی جو پیش آمدہ حالات کا حل ہی سمجھ نہیں پا رہی تھی (93)۔

قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی
الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا
وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾

انہوں نے درخواست کی اے ذوالقرنین !یاجوج ماجوج اقوام نے اس سرزمین میں بڑا فساد پھیلا رکھا ہے۔کیا ہم آپ کے لیے کچھ خراج مقرر کردیں کہ آپ ہمارے اوران کے درمیان ،ان دو پہاڑوں میں،کوئی روک بنادیں (94)۔

قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ
بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

اس نے کہا کہ میرے ربّ نے اس معاملے میں جو قدرت واستطاعت مجھے عطا کررکھی ہے،وہ تمہارے خراج سے بہت بہتر ہے۔تم افرادی قوت ومحنت سے میری اعانت کرو۔میں تمہارے اوراُن کے درمیان، پہاڑوں کے شگاف کو پرکرکے ایک دیوار بنادوں گا(95)۔

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ
قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ
عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾

تم میرے پاس فولاد کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ۔ یہاں تک کہ جب اُس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان شگاف کو پُرکرکے ہموارکردیا تو کہا کہ دھونکنی سے دھونکو۔یہاں تک کہ جب وہ لوہا سرخ ہوگیا تو کہا کہ اس پر پگھلا ہوا تانبا لاؤ تاکہ میں اس پر انڈھیل دوں (96)۔

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾

اب یاجوج ماجوج میں ہمت نہ تھی کہ اس پر چڑھ سکیں اورنہ اُس میں سوراخ کرسکیں (97)۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ
دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

ذوالقرنین نے کہا کہ یہ سارا انتظام میرے ربّ کے فضل وکرم سے ہوا ہے۔جب میرے ربّ کے

قانون کا تقاضا ہوگا، اسے منہدم کر کے ہموار کر دے گا۔ میرے ربّ کا قانون، عدل و انصاف اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہوا کرتا ہے (98)۔

وَتَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِىۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ
فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا ۙ﴿۹۹﴾

اور ایک دن ہم ایسا کریں گے کہ کچھ قومیں بعض دوسری قوموں پر تُندموجوں کی مانند چڑھ دوڑیں گی اور صُور پھونکا جائے گا۔ لہٰذا، ہم سب کو اکٹھا کر لیں گے (99)۔

وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ عَرۡضَا ۙ﴿۱۰۰﴾

اس دن ہم جہنّم کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے (100)۔

ع 11 19 2 اۨلَّذِيۡنَ كَانَتۡ اَعۡيُنُهُمۡ فِىۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِىۡ وَكَانُوۡا لَا
يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَمۡعًا ع ﴿۱۰۱﴾

وہی کافر جن کی آنکھوں پر ہمارے قوانین کی طرف سے پردے پڑے ہوئے تھے اور ان میں حقیقت کو سننے کی تاب بھی نہ تھی (101)۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا عِبَادِىۡ مِنۡ دُوۡنِىۡۤ
اَوۡلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

کیا یہ کُفّار یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو حمایتی اور کارساز بنالیں گے؟ قطعاً نہیں۔ بلکہ ہم نے ان کُفّار کی مہمان نوازی کے لیے جہنّم تیار کر رکھی ہے (102)۔

قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ؕ﴿۱۰۳﴾

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھو کہ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال کے سلسلے میں کون سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں (103)۔

اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ
اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿۱۰۴﴾

وہ لوگ ہیں دنیاوی زندگی میں جن کی محنت اور تگ و تاز، صحیح نہج سے ہٹی رہی اور ضائع ہوگئی اور وہ سمجھتے ہیں

کہ وہ بہت عمدہ کام کر رہے ہیں (104)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ۝١٠٥

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قانونِ مکافاتِ عمل Law of accountability کا سامنا کرنے اور اپنے رب کی آیات سے انکار کیا۔ ان کے اعمال درد والم کے احساس کے ساتھ رائیگاں گئے اور ہم مرنے پر فوراً اعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کرنے کے دن، اُن کے اعمال کا وزن کرنے کے لیے میزان ہی کھڑی نہیں کرتے (105)۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ۝١٠٦

ان کی سزا جہنّم ہے کیوں کہ انہوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیات اور میرے مرسلینؑ کا مذاق اڑایا (106)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۝١٠٧

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایسے کام کیے جن سے اُن کی صلاحیتیں بیدار ہوئیں اور معاشرے میں حسن وتوازن بھی قائم ہوا، ان کی مہمانداری کے لیے باغاتِ فردوس ہیں (107)۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ۝١٠٨

وہ ان باغات میں ہمیشہ کے لیے قیام پذیر ہیں اور ان میں سے کسی اور جگہ جانا نہیں چاہتے (108)۔

قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَـنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ۝١٠٩

(اے رسول ﷺ!) ان پر واضح کردے کہ اگر میرے ربّ کے کلمات لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہوجائے گا خواہ ہم اس کی مثل، اس جیسی اور روشنائی کا اضافہ کردیں۔ لقمان۔27، (109)۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا
صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۱۱۰

ع 12 9 3

ان پر واضح کردے کہ میں تم جیسا ایک انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ صرف ایک ہی الٰہ ہے۔ لہٰذا، جو کوئی اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی اُمید رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ صلاحیت پرور کام کرے اور وہ اپنے ربّ کے قانون کی اطاعت In the subservience of Allah میں کسی کو بھی شریک نہ کرے (110)۔

سُوۡرَةُ مَرۡيَم (۱۹)

اٰیَاتُھَا ۹۸ | رُکُوۡعَاتُھَا ٦

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كٓهٰيٰعٓـصٓ ۚ ۱

كٓهٰيٰعٓـصٓ اللہ علیم وخبیر کا ارشاد ہے کہ (1)۔

ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ۖۚ ۲

یہ تیرے ربّ کی رحمت ونوازش کا تذکرہ ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر فرمائی (2)۔

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۳

جب اس نے اپنے نشو ونما دینے والے کو دھیمی آواز میں پکارا (3)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ
شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۴

اس نے عرض کی کہ اے میرے رب ! میری ہڈیاں بوسیدہ اور میرا سر بڑھاپے کے باعث سفید ہو چکا ہے۔ اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے پکارا ہو اور مدّعا سے بے مراد رہا ہوں (4)۔

وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا
فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙ ۵

میں خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ میرے بعد، میرے قرابت دار، دینی اقدار کو پس پشت ڈال دیں گے اور

میری بیوی بانجھ ہے۔ مجھے اپنے یہاں سے ایک وارث عطا فرما (5)۔

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦

جو میری اور یعقوب علیہ السلام کے گھرانے کی دینی روایات واقدار کا وارث بنے اور جو، اے میرے ربّ! تیرے احکام وقوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والا ہو (6)۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧

قبولیت دُعا کے بعد ارشادِ باری تعالیٰ ہُوا کہ اے زکریا علیہ السلام! ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس سے قبل ہمارے نزدیک اس کی نظیر نہیں ملے گی (7)۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨

زکریا علیہ السلام نے عرض کی اے میرے ربّ! میرے یہاں بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں (8)۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩

فرمایا کہ اُسی طرح ہوگا جس طرح اللہ اپنے قانونِ تخلیق کے مطابق کرتا ہے۔ آلِ عمران۔46-40، الروم۔30 ۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے آسان ہے۔ میں نے اس سے پہلے تجھے بھی پیدا کیا تھا جب تُو کوئی چیز نہ تھا (9)۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠

عرض کی کہ میرے ربّ! میرے لیے کوئی علامت مقرر فرمادیجئے۔ فرمایا کہ تیرے لیے علامت یہ ہے کہ تم بالکل صحت مند ہونے کے باوجود، تین شب و روز تک

لوگوں سے بات نہ کرنا۔ آلِ عمران۔41،(10)۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾

پھر زکریا علیہ السلام ہیکل کی قربان گاہ سے نکل کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آیا اور انہیں اشارے سے ہدایت کی کہ تم صبح شام، اللہ کے قوانین کی اطاعت اور معمول کے فرائض زندگی کی تگ و تاز میں مصروفِ جِدّ و جُہد رہو (11)۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ﴿۱۲﴾

پیدائش کے بعد یحییٰ علیہ السلام کو نوجوانی میں اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے سرفراز فرماتے ہوئے بذریعہ وحی فرمایا کہ اے یحییٰ علیہ السلام! اس کتاب، ضابطۂ قوانین کو پختہ عزم کے ساتھ لو۔ اسے ہم نے کم عمری ہی میں تَفقہ فی الدّین اور قوّتِ فیصلہ عطا کی (12)۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾

اسے اپنے یہاں سے نرم دلی عطا کی اور اس کی صلاحیتیں، صحت مندانہ اور متوازن و مثبت انداز سے نشوونما پاتی چلی گئیں۔ وہ تھا بھی اپنی ذات کی حفاظت و نگہداشت کرنے والا (13)۔

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

اور اپنے والدین سے کشادہ نگہی اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے والا اور سخت گیر اور نافرمان نہ تھا (14)۔

ع 1 15 4 وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع

سلامتی ہو اس پر جس روز وہ پیدا ہوا اور جس روز وہ وفات پائے اور جس دن وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے (15)۔

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) اس کتاب، قرآن میں مَریم کا

وقف لازم

شَرۡقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾

قصّہ بیان کر جب وہ اپنے اہلِ خاندان سے الگ ہو کر مشرق کی جانب ناصرہ میں ایک جگہ چلی گئی (16)۔

فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۚ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾

لوگوں سے الگ تھلگ رہنے لگی اور ہم نے اپنے فرستادے جبرئیل علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا جو صحت مند اور معتدل سیرت انسان کی صورت میں اس کے سامنے آیا (17)۔

قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

وہ بولی اگرچہ تو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ بھی ہے، میں تجھ سے رحمٰن کی حفاظت میں آتی ہوں (18)۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

وہ بولا میں تیرے ربّ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں تا کہ میں تجھے ایک بیٹے کی بشارت دوں جس کی صلاحیتیں متوازن اور صحت مند انداز سے نشو ونما پاتی چلی جائیں گی (19)۔

ربع

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

کہنے لگی کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں نے حدود عفّت سے تجاوز بھی نہیں کیا (20)۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾

جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اُسی قانونِ تخلیق کے مطابق ہی ہوگا۔ آلِ عمران۔47-40، الروم۔30۔ تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے تا کہ ہم اس لڑکے کو انسانوں کے لیے حق پر استقامت کی ایک علامت Symbol بنائیں اور وہ ہماری طرف سے رحمت کا مظہر بھی اور یہ ہماری طرف سے فیصلہ شدہ امر

	ہے۔ (21)
فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾	لہٰذا، ایک وقت آیا کہ وہ حاملہ ہوگئی اور حاملہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد دور کے مقام میں چلی گئی ☆ (22)۔
فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾	جب حمل کی مقررہ مدت گزر گئی تو دردزہ اسے کھجور کے ایک تنے کے پاس لے آیا۔ کہنے لگی کہ کاش، میں اس سے پہلے ہی مرجاتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی (23)۔
فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾	اسے نشیب سے آواز آئی، غمزدہ نہ ہو۔ تیرے ربّ نے تیرے نشیب کی جانب ایک چشمہ جاری کیا ہوا ہے (24)۔
وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾	کھجور کی ٹہنی کو زور سے اپنی طرف ہلا۔ تم پر تروتازہ کھجوریں گرنے لگیں گی (19/25)۔
فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا‌ ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ﴿۲۶﴾	انہیں کھا اور پانی پی اور بچّے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر تُو کسی انسان کو دیکھے تو اشارے سے اسے کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن سے صوم کی نذر مانی ہوئی ہے۔ آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی (26)۔
فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ‌ ؕ قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـًٔـا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾	لہٰذا، جب وہ بچّے کے بالغ ہونے پر اسے سوار کرا کے

☆ مریم-22 یہاں کلمہ ''ف'' عطف مع تعقیب استعمال ہوا ہے یعنی 'ف' ماقبل 'ف' کے اتنی دیر پیچھے آیا ہے جتنی تاخیر ضروری تھی۔ لڑکے کی بشارت ملنے کے کافی عرصہ بعد بی بی مریم حاملہ ہوئیں۔ اگلی ہی آیت نمبر 23 میں جو کلمہ 'ف' سے ہی شروع ہوئی ہے، دَردِزہ کا ذکر ہے۔ کیا حمل قرار پاجانے کے فوراً بعد دَردِزہ شروع ہوجایا کرتا ہے؟
آیت نمبر 26 میں کہ یہ بھی کلمہ 'ف' سے شروع ہوتی ہے، بچّے کی پیدائش کا ذکر ہے۔ کیا کسی عورت کا حاملہ ہونے کے فوراً بعد دَردِزہ محسوس کرنا اور پھر جلد ہی بچّے کی پیدائش کے مرحلے سے دوچار ہوجانا Biologically ممکن ہے؟

اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئی تو وہ کہنے لگے کہ مریم! تُو نے یہ عجیب حرکت کی ہے (27)۔

يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝۲۸

اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی (28)۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝۲۹

مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے پوچھ لو۔ وہ بولے کہ اس سے ہم کیا بات کریں جو ابھی کل تک جھولے میں بچّہ تھا (29)۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝۳۰

وہ لڑکا بولا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبوّت سے سرفراز فرمایا ہے۔☆(30)

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝۳۱

اور جہاں کہیں بھی میں رہوں، میری ذات کو بابرکت بنایا ہے۔ اور جب تک میں جیتا ہوں، مجھے نظامِ زکوٰۃ و صلوٰۃ .... دین کا نظام قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے (19/31)۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝۳۲

اور اپنی ماں سے کشادہ نگہی اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے والا۔ اور سخت گیر اور خودسر نہیں بنایا (32)۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝۳۳

سلامتی ہو مُجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ مریم۔15، (33)۔

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝۳۴

یہ تھے عیسیٰ علیہ السلام اِبنِ مریم، اور یہ ہے اُس کی ولادت سے متعلق صحیح اور مبنی برحق بات جس کے سلسلے

☆ 2-مریم-30 کیا خالق کائنات نے کبھی جھولے میں کسی دُودھ پیتے بچّے کو کتاب اَور نبوّت سے سرفراز فرمایا ہے؟۔ اہلِ فکر و نظر غور فرمائیں۔

میں یہ شک اور جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں (34)۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ﴿۳۵﴾

اللہ کے شایانِ شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ ان تصوّرات سے منزّہ اور بلند ہے۔ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اتنا فرما دیتا ہے کہ ''کُــــن'' وجود میں آ جا تو وہ چیز معرضِ وجود میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ المومن۔68، یٰسین۔82، البقرہ۔118، آلِ عمران۔59-47، (35)۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾

اور اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی۔ تم اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہو۔ یہی سیدھا اور توازن بدوش راستہ ہے۔ آلِ عمران۔50، (36)۔

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۳۷﴾

لوگوں کے کئی گروہوں نے آپس میں اختلاف پیدا کر لیا۔ حقائق سے انکار کرنے والوں کے لیے یوم عظیم یعنی ظہورِ نتائج کے دن، جب حقائق مشہود ہو کر سامنے آ جاتے ہیں، تباہی ہے (37)۔

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا لٰـكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾

آج تو غلط اندیشیوں کی تاریکی میں رہنے والے یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ جس دن ہمارے پاس آتے ہیں تو یہ ہر بات کو بڑی اچھی طرح دیکھ رہے اور سن سمجھ رہے ہوتے ہیں قٓ۔22، (38)۔

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۹﴾

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) انہیں اُس افسوس اور ندامت کے دن سے متنبّہ کر دے جس دن تمام امور کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔ آج تو یہ غفلت میں پڑے ہوئے

ہیں اور حقائق کو مان نہیں رہے (39)۔

ع 2 25 5 اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ۝٤٠

اس دھرتی اور جو کچھ اس کے اوپر ہے، اس کے ہم ہی وارث رہیں گے۔ انہیں تو یہ سب چھوڑ کر ہماری ہی طرف لوٹایا جانا ہے۔الانعام۔95، (40)۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ۝٤١

(اے رسول ﷺ!) اس کتاب، قرآن میں، ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کر۔ وہ نبیؑ تھا اور قول وفعل میں ایسا سچاّ کہ سچاّئی کی تصدیق اپنے عمل سے کرنے والا تھا (41)۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔـا ۝٤٢

جب اس نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان! آپ اس کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے اور نہ آپ کے کسی کام ہی آ سکتا ہے (42)۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝٤٣

ابّا جان! مجھے وہ علمِ وحی ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا۔ آپ مجھے follow کیجیے۔ میں آپ کی رہنمائی متوازن رَوِشِ زندگی کی طرف کردوں گا (43)۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ۝٤٤

ابّا جان! آپ اپنے سرکش جذبات کے پیچھے نہ چلیں۔ یہ جذبات رحمٰن کے نافرمان ہیں (44)۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ۝٤٥

ابّا جان! مجھے ڈر ہے کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے عذاب پہنچے اور آپ ان جذبات کے ساتھی ہی بنے رہ جائیں (45)۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۚ لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا ۝٤٦

وہ کہنے لگا اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھ سے قطع تعلق

کرلوں گا۔ کچھ عرصے کے لیے مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اور مجھ سے الگ ہوجا۔ (Leave me alone for a time) (46)۔

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾

ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ سلامتی ہو آپ پر۔ میں اپنے ربّ سے آپ کے لیے حفاظت طلب کروں گا۔ اَلتَّوبه۔114، ابراہیم۔41، اَلْمُمْتَحِنَه۔4۔ وہ یقیناً مجھ پر بہت شفقت فرمانے والا ہے (47)۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖؗ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾

میں تم سب سے، اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، کنارہ کش ہوتا ہوں اور اپنے ربّ کی اطاعت کرتا رہوں گا۔ اُمیّد ہے میں اپنے ربّ سے اپنی دعا کے نتائج سے محروم نہ رہوں گا (48)۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾

جب وہ ان سب سے، اور جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے تھے، الگ ہوگیا، ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب علیہما السّلام عطا فرمائے اور سب کو نبوّت سے سرفراز فرمایا (49)۔

ع 3 10 6 وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع

ہم نے انہیں وحی عطا کی اور ان سب کی حقیقی توصیف، ناموری کو، شرف و فضیلت کی بنا پر، رفعت عطا کی (50)۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۙ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) اس کتاب، قرآن میں موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کر۔ وہ دوسروں سے الگ کرکے خاص مقصد کے لیے مختص کردہ، ہمارا بھیجا ہوا نبیؑ تھا (51)۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

ہم نے کوہِ طور کے بائیں جانب سے اسے پکارا اور اسے رازدارانہ ہم کلامی کے لیے قریب کرلیا (52)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون علیہ السلام نبوت سے سرفراز کر کے ساتھی بنایا (53)۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ﴿۵۴﴾

اس قرآن میں اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ بھی کر۔ وہ عہد کا سچّا اور بھیجا ہوا نبیؑ تھا (19/54)۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

وہ اپنی اتّباع کرنے والوں Followers کو نظامِ زکوٰۃ وصلوٰۃ کا حکم دیتا رہتا تھا اور وہ اپنے رب کے نزدیک، قوانینِ الٰہی سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والا تھا (55)۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۗ﴿۵۶﴾

اس کتاب، قرآن میں ادریس علیہ السلام کا ذکر بھی کر۔ وہ قول اور عمل میں سچّا نبیؑ تھا (56)۔

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾

ہم نے اسے بلند مرتبہ عطا کیا تھا (57)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾

السجدۃ 5

انسان کی ذرّیت میں سے یہ انبیاء کرام علیہم السّلام ایسے ہیں جن کو اللہ نے فضل وکرم اور احسان سے نوازا۔ ان میں وہ بھی ہیں جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب علیہما السّلام کی نسل سے بھی اور ان میں سے بھی جن کو ہم نے وحی کی رہنمائی عطا کی اور نبوّت کے لیے منتخب فرمایا۔ جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پڑھی جاتیں تو یہ اشکبار ہو کر سجدہ ریز ہو جاتے (58)۔

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾	ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے دین کے نظام کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کی اتباع کرنے لگ گئے۔ وہ جلد ہی خمیازہ سے دوچار ہوگئے (59)۔
اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ﴿۶۰﴾	ماسوائے ان کے جنہوں نے غلط رَوِش چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کرلیا اور دین کی اقدار پر ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے۔ یہی لوگ جنّت میں داخل ہوگئے اور ان کے استحقاق میں کوئی کمی نہیں کی گئی (60)۔
جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣالَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ﴿۶۱﴾	رحمٰن کا اپنے بندوں سے ایسے باغات کا، جن میں راحت و آرام سے قیام کیا جا سکے، وعدہ ہے جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آیا۔ یہ اس کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا (61)۔
لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾	وہاں، وہ سلام کے سوا، کوئی لغوبات نہ سنیں گے۔ ابراہیم۔ 23، الغاشیہ۔ 11، الفرقان۔ 75، الواقعہ۔25-26، النبا۔35، اور وہاں ان کے لیے صبح شام ---- دائمی رزق ہوگا (62)۔
تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾	یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو بناتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات کی نشو و نما کرلیں (63)۔
وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا	ہم ملائکہ، تیرے ربّ کے حکم کے بغیر نہیں اترا کرتے۔

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے ماضی اور جو اس کے درمیان ہے، یعنی ہر جہت میں جو کچھ ہے، اُسی کی مِلک ہے اور تیرا ربّ کسی چیز کو بھی اپنے احاطۂ علمی سے Miss کرنے والا نہیں (64)۔

ع 4 15 7

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

زمین اور اجرامِ فلکی اور جو کچھ ان کے مابین ہے، وہ سب کی نشو ونما کرنے اور انہیں نقطۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔ اے مخاطب! تو اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہ اور اس کی عبدیّت میں ثابت قدم رہ۔ کیا تُو اس کی نظیر، مثل کوئی جانتا ہے؟ (65)۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ قٓ۔3، (66)۔

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

کیا انسان کو یہ یاد نہیں رہا کہ ہم ہی نے اسے، اس سے پہلے، پیدا کیا تھا اور وہ کوئی چیز ہی نہ تھا۔ الدّھر۔1، (67)۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) تیرے ربّ کا یہ فیصلہ ہے کہ ہم انہیں اور اُن کے سرغنوں کو اکٹھا کریں گے، پھر انہیں ذلّت کے ساتھ گھٹنوں کے بل جہنّم کے اردگرد لا حاضر کریں گے (68)۔

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہم ہر گروہ میں سے اُن لوگوں کو نکال کر الگ کرلیں گے جو رحمٰن کی سرکشی میں سخت تر تھے (69)۔

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

ہمیں ان لوگوں کا خوب علم ہے جو جہنم میں جھونکے

جانے کے زیادہ سزاوار ہیں (70)۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ

تم، مجرموں میں سے کوئی نہیں جو جہنّم کے گھاٹ پر وارد نہ ہو۔ یہ تیرے ربّ کا محکم فیصلہ ہے (71)۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا

اور ہم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والوں کو محفوظ کرلیں گے اور قانون شکن لوگوں کو جہنّم میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا رہنے دیں گے (72)۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا

اور جب اُن کے سامنے ہماری واضح آیات پیش کی جاتی ہیں تو کفّار، ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ بتاؤ بھلا ہم دونو فریقوں میں سے کس کی مجلسی زندگی اعلیٰ اور سماجی مقام، Status بلند ہے (73)۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا

اس سے پہلے ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے کتنی ہی قومیں تباہ ہوچکیں جن کا ساز و سامان اور نمود و نمائش ان سے بڑھ کر تھی (74)۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا

(اے رسول ﷺ!) ان پر واضح کردے کہ جو کوئی گمراہی میں رہے تو رحمٰن اسے ڈھیل دئے جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیتے ہیں جن سے انہیں ڈرایا جاتا تھا...... یا اس دنیا میں سزا، یا حتمی نتائج کے سامنے آجانے کی گھڑی.......... اس وقت انہیں پتا چل جاتا ہے کہ کس کی حالت بدتر ہے اور کس کے اعیان و انصار کمزور ہیں (75)۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

جو راہِ ہدایت پر ہیں، اللہ انہیں شاہراہِ ہدایت پر اور

خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا﴿۷۶﴾	آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور تیرے ربّ کے یہاں، صالح اعمال کے صلاحیّت پرور نتائج تغیّر پذیر نہیں ہوتے اور یہی انجامِ کار کے لحاظ سے نفع بخش ہیں اور بہترین Return ۔کہف۔46،(76)۔
اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴿۷۷﴾	کیا تُو نے (اے مخاطب!) اس شخص کو بھی دیکھا ہے جو ہماری آیات کو تو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ اسے مال اور اولاد ملتے ہی رہیں گے (77)۔
اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا﴿۷۸﴾	کیا اسے اس کے متعلق غائب سے اطلاع مل گئی ہے یا اس نے رحمٰن سے مال اور اولاد کے ملتے رہنے کا وعدہ لے رکھا ہے؟(78)۔
كَلَّا ؕ سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا﴿۷۹﴾	قطعاً نہیں۔ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے، ہم اسے لکھتے جاتے ہیں اور اس کی مُدّت سزا میں اضافہ کرتے جاتے ہیں (79)۔
وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا﴿۸۰﴾	جس مال اولاد کی یہ بات کرتا ہے، وہ تو ہمارے پاس رہ جائے گا اور یہ ہمارے پاس تنہا آئے گا (80)۔
وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا﴿۸۱﴾	انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر، دوسرے الٰہ بنا لئے ہیں تا کہ وہ ان کے لئے قوّت و غلبہ...... Source of Strength کا موجب بنیں (81)۔
ع 5 17 8 كَلَّا ؕ سَيَكۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِهِمۡ وَيَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ ضِدًّا﴿۸۲﴾	ایسا ہر گز نہیں ہوگا۔ ان کے الٰہ، ان کی عبودیّت سے صاف انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف بن جائیں گے (82)۔



اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ تَؤُزُّہُمۡ اَزًّا ﴿۸۳﴾	(اے مخاطب!) کیا تو نے غور نہیں کیا کہ ہم نے کافروں پر دین کے سرکش لوگوں کے سرغنوں کو مسلّط کر رکھا ہے جو انہیں دین کے نظام کی مخالفت پر اکساتے ابھارتے رہتے ہیں (83)۔
فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَہُمۡ عَدًّا ﴿۸۴﴾	تو اُن کے عذاب کے لیے بے تاب نہ ہو۔ہم ان کی مہلت کے دن گن رہے ہیں (84)۔
یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ﴿۸۵﴾	ایک روز ہم مُتّقِین کو رحمٰن کے حضور، حصولِ عطایا ونوازشات کے لیے...... to receive honours......اکٹھا کرتے ہیں (85)۔
وَّ نَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اِلٰی جَہَنَّمَ وِرۡدًا ﴿۸۶﴾	اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر جہنّم کی طرف لاتے ہیں (86)۔
لَا یَمۡلِکُوۡنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ﴿۸۷﴾	اس روز انہیں ذرا اختیار نہیں ہوتا کہ کسی کے حق میں سچی شہادت دینے کے لیے اُس کے ساتھ کھڑے ہو جائیں بجز اس شخص کے جس پر رحمٰن اس امر کی ذمہ داری ڈالے۔ النباء۔38، یونس۔3، البقرہ۔255، (87)۔
وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾	یہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے۔کہف۔4، (88)۔
لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَیۡئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾	یقیناً تم نے ناگوار اور حقیقت سوز بات کہہ دی ہے (89)۔
تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡہُ وَ تَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَ تَخِرُّ الۡجِبَالُ ہَدًّا ﴿۹۰﴾	قریب ہے کہ اس سے آسمان، اجرامِ فلکی شق ہو جائیں اور زمین پھٹ پڑے اور سخت آواز کے ساتھ پہاڑ گر

وقف لازم

پڑیں (90)۔

اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾

کیوں کہ یہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کے بیٹا ہے (91)۔

وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

رحمٰن کے شایانِ شان ہی نہیں کہ Not worthy of Rehman کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔مریم۔35، (92)۔

اِنۡ کُلُّ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿۹۳﴾

کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں جو رحمٰن کے احکام وقوانین کے سامنے جھکی ہوئی نہ رہتی ہو (93)۔

لَقَدۡ اَحۡصٰہُمۡ وَعَدَّہُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾

اس نے ان سب کو حیطہ ءشمار میں لیا ہوا ہے (94)۔

وَکُلُّہُمۡ اٰتِیۡہِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾

اور یہ سب، مرنے پر فوراً صُور پھونکے جانے بعد (المومنون۔101) یکبارگی اُٹھتے وقت فرداً فرداً (الانعام۔95) اُسی کے سامنے پیش ہوجاتے ہیں (95)۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

جن لوگوں کا مستقل اقدار وحی پر ایمان ہے اور وہ مضمر صلاحیتوں کی نمود وبالیدگی والے کام بھی کرتے رہے، رحمٰن دوسرے انسانوں کے دلوں میں ان کے لیے محبت پیدا فرما دیتا ہے (96)۔

فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَتُنۡذِرَ بِہٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾

(اے رسول ﷺ) ہم نے اس قرآن کو تیری زبان عربی میں آسان تر کردیا ہے تاکہ تو مُتّقین کو اعمالِ حَسنہ کے انعامات کی بشارت دے دے اور خُودسر اور حق کے مقابل جھگڑا کرنے والوں کو تباہ کن مآل سے Warn کردے (97)۔

ع 6 16 9

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ
اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ۹۸

النصف

اور ان لوگوں سے پہلے، ہمارے قانون مکافات کے مطابق، کتنی ہی قومیں نیست و نابود ہوگئیں۔ کیا تو (اے رسول ﷺ!) ان میں سے کسی کو Perceptually دیکھتا ہے یا ان کی دھیمی سی آواز بھی سنتا ہے؟(98)۔

سُوۡرَةُ طٰهٰ (۲۰)

اٰیاتُھا ۱۳۵ — رُکُوعَاتُھا ۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طٰهٰ ۚ ۱

اے رسول ﷺ (1)۔

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۙ ۲

ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تُو مشقتیں جھیلتے ہوئے اپنے مشن میں ناکام ہو جائے (2)۔

اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۙ ۳

بلکہ یہ ہر اُس فرد کے لیے موعظت و نصیحت ہے جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتا ہو (3)۔

تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ؕ ۴

یہ اُس ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین اور رفیع تر کائناتی زندگی اور اس کے نظام کو تخلیق کیا (4)۔

اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ۵

اُس رحمٰن کی طرف سے جس کی، کائنات کے مرکزی کنٹرول پر غالب اور محکم گرفت ہے (5)۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا

کائناتی زندگی، زمین اور جو کچھ اِن کے مابین ہے اور

تَحۡتَ الثَّرٰی ﴿۶﴾

جو کچھ خشک سطحِ زمین کی زیریں نم آلود مٹّی کے نیچے ہے، سب اس کی مِلک، اُس کے زیرِ اقتدار اور اس کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے (6)۔

وَ اِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَ اَخۡفٰی ﴿۷﴾

اے مخاطب! تُو خواہ بلند آواز میں بات کرے، وہ تو راز کو اور اس سے بھی زیادہ پوشیدہ بات کو جانتا ہے (7)۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ﴿۸﴾

اللہ وہ ہستی ہے جس کے سوا کوئی اور صاحب اقتدار نہیں جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیّر رہ جاتے ہیں۔ اس کی تمام صفات حسین توازن لیے ہوئے ہیں (8)۔

وقف لازم

وَ هَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ﴿۹﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت تجھ تک پہنچی؟ (9)۔

اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی ﴿۱۰﴾

جب اس نے آگ دیکھی اور اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو۔ میں نے شعلے کی لپٹ دیکھی ہے۔ اُمّید ہے میں تمھارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے حوالے سے مجھے صحیح راستہ مل جائے (10)۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ یٰمُوۡسٰی ؕ﴿۱۱﴾

جب وہ اس کے پاس آیا تو اسے پکارا گیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام (11)۔

اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّکَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡکَ ۚ اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ﴿ؕ۱۲﴾

میں ہوں تیرا ربّ۔ اب تُو حقیقت کی جستجو میں اپنی تگ و تاز یہیں روک دے۔ تُو اِس وقت اُس وادی میں ہے جہاں تیرے مشن کی مسافتیں سمٹا دی گئیں ہیں (12)۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿۱۳﴾	میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے۔ جو کچھ تجھے بطور وحی دیا جارہا ہے، اسے توجہ سے سن (13)۔
اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾	میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اب تُو، اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتّوں کو میرے اس دیئے گئے پروگرام کی خاطر صرف کیا کر اور میرے قوانین کو سامنے لانے اور غالب کرنے کے لیے دین کے نظام کا قیام عمل میں لا (14)۔
اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾	حق و باطل کا فیصلہ کن تصادم ہو کر رہنا ہے۔ ہم نے چاہا ہے کہ اُس فیصلہ کن گھڑی کو سامنے لے آئیں تا کہ دین کے نظام میں، ہر فرد کو اس کا ماحصل مل سکے جس کے لیے وہ محنت Put in کرے (15)۔
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾	لہٰذا، جو دین کے نظام کو نہیں مانتا اور اپنی خواہشات کی اتباع کیے جارہا ہے، وہ تمہیں اس نظام کے قیام سے روکنے نہ پائے تا کہ تُو ہلاکت میں نہ پڑ جائے (16)۔
وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾	اور، اے موسیٰ علیہ السلام! یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ (17)۔
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾	موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس سے ٹیک لگا کر سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتّے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس کے اور فائدے بھی ہیں (18)۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾

اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اسے زمین پر ڈال دے (19)۔

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾

تو اُس نے اُسے زمین پر ڈال دیا۔ دیکھا کہ یہ سانپ ہے جو دوڑنے لگا (20)۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾

حکم ملا، ڈرنہیں۔ اسے پکڑ لے۔ ہم جلد ہی اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے (21)۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۙ﴿٢٢﴾

اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں ڈال۔ یہ کسی نقص کے بغیر سفید نکلے گا۔ یہ دوسری نشانی ہے (22)۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۚ﴿٢٣﴾

یہ اس لیے کہ ہم آگے چل کر تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کرائیں۔ النّٰزعٰت۔20، جو تیری توّجہ ہمارے قوانین کی طرف منعطف کرا دیں (23)۔

ع 1 24 10 اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع

اب فرعون کے پاس جا۔ وہ ہمارے قوانین سے بڑی سرکشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ طٰہٰ۔43، النّٰزعٰت۔ 17، (24)۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ﴿٢٥﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! مجھے شرحِ صدر ---- وسعتِ قلب ونگاہ اور رفعتِ عزم و ہمت عطا فرمایئے (25)۔

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ﴿٢٦﴾

اور میرے مشن میں آسانیاں پیدا فرمایئے (26)۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ﴿٢٧﴾

اور میرے اظہار میں روانی پیدا فرما دیجئے (27)۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠﴿٢٨﴾

تا کہ لوگ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں (28)۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ﴿٢٩﴾

اور میرے خاندان میں سے میرا ایک معاون و مددگار بنا

دیجیے (29)۔

هٰرُوْنَ اَخِي ۝٣٠

یعنی میرے بھائی ہارون علیہ السّلام کو (30)۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝٣١

اس سے میری قوّت کو مستحکم فرما دیجیے (31)۔

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝٣٢

اور اُسے میرے مشن میں میرا ساتھی بنا دیجیے (32)۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝٣٣

تا کہ ہم تیرے پروگرام کی تکمیل کی خاطر پوری پوری تگ وتاز دکھا سکیں (33)۔

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝٣٤

اور تیرے قوانین کو غالب رکھیں اور ان کے مطابق فیصلے کریں (34)۔

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝٣٥

یقیناً آپ ہمیں اپنی نگاہ میں رکھتے ہیں Keep insight of us (35)۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝٣٦

اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تیری درخواست منظور کر لی گئی ہے (36)۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۝٣٧

ہم نے ایک بار پہلے بھی تم پر احسان فرمایا تھا (37)۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝٣٨

جب ہم نے تیری والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی (38)۔

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ
بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ
مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ۝٣٩

کہ اس معصوم بچّے کو ایک صندوق میں رکھ دے۔ پھر اسے دریا میں ڈال دے کہ دریا اسے ساحل پر ڈال دے۔ اسے وہ شخص پکڑے گا جو اس بچّے کا بھی دشمن ہے اور ہمارے پروگرام کا بھی مخالف۔ میں نے تجھ پر اپنی محبت کا پرتو ڈالا تا کہ تیری تربیت ہمارے سامنے کی جائے (39)۔

اِذۡ تَمۡشِیۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی مَنۡ یَّكۡفُلُهٗ ؕ
فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیۡ تَقَرَّ عَیۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ ؕ۬
وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّیۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوۡنًا ۬ قف
فَلَبِثۡتَ سِنِیۡنَ فِیۡۤ اَهۡلِ مَدۡیَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰی قَدَرٍ
یّٰمُوۡسٰی ﴿۴۰﴾

جب تیری بہن اُدھر سے گزری تو کہنے لگی کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اس کی پرورش ونگہداشت کون کرے گا؟ یوں ہم نے تجھے، تیری ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تا کہ وہ غمناک نہ ہو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ تُو نے ایک بار ایک انسان کو مار ڈالا تھا۔ لیکن ہم نے تجھے اس غم سے نجات دی اور اس طرح کٹھالیوں آزمائشوں میں سے گزار کر تیری تربیّت کی۔ پھر تو کئی سال اہلِ مَدیَن میں رہا۔ پھر کہیں جا کر، اے موسیٰ علیہ السلام! تُو نبوّت کے معیار پر پورا اُترا (40)۔

وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِیۡ ﴿۴۱﴾ۚ

اس طرح میں نے تیری تربیّت اپنی وحی اور رسالت کے لیے کمال خوبی سے کی (41)۔

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰیٰتِیۡ وَلَا تَنِیَا فِیۡ ذِكۡرِیۡ ﴿۴۲﴾ۚ

ہمارے قوانین لے کر، تُو اور تیرا بھائی، جاؤ اور میرے قوانین کو غالب کرنے میں ذرا بھی کمزوری نہ دکھانا (20/42)۔

اِذۡهَبَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۴۳﴾ۚۖ

تم دونو، فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بڑا سرکش بنا بیٹھا ہے۔ طٰہٰ۔24، النّٰزِعٰت۔17، (43)۔

فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوۡ یَخۡشٰی ﴿۴۴﴾

تم دونو، اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ عبرت و موعظت حاصل کرے یا غلط روی کے نتائج سے ڈر جائے (44)۔

قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ یَّفۡرُطَ عَلَیۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ یَّطۡغٰی ﴿۴۵﴾

وہ بولے کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمیں خدشہ محسوس ہوتا ہے کہ کہیں وہ ہمارے ساتھ ناروا

سلوک کرے یا سرکشی پہ اتر آئے (45)۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيۡ مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

اللہ نے فرمایا کہ ڈرو نہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سن رہا ہوں اور ہر بات میری نگاہ میں ہے (46)۔

فَاۡتِيٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّكَ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَا بَنِيۡۤ
اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبۡهُمۡ ؕ قَدۡ جِئۡنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ
وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰى ﴿٤٧﴾

اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونو تیرے ربّ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔ ان کی زندگی عذاب ناک نہ بنا۔ ہم تیرے ربّ کی طرف سے ایک پیغام لے کر آئے ہیں۔ سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت پر چلے (47)۔

اِنَّا قَدۡ اُوۡحِيَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾

ہمیں بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ جو اللہ کے قوانین کو جھٹلاتا اور ان سے منہ پھیر لیتا ہے، اس کے لیے عذاب ہے (48)۔

قَالَ فَمَنۡ رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿٤٩﴾

فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونو کا ربّ کون ہے؟ (49)۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيۡۤ اَعۡطٰى كُلَّ شَيۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾

موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر شئے کو خِلقت عطا فرمائی پھر اس کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرما دی (50)۔

قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿٥١﴾

فرعون نے پوچھا کہ پہلی اُمتیں بھلا کس حال میں ہیں (51)۔

قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّيۡ فِيۡ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيۡ وَلَا
يَنۡسَى ﴿٥٢﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات میرے ربّ کے علم اور ریکارڈ میں ہے۔ ایسا نہیں کہ میرا ربّ ان کے مستقبل پر قادر نہیں رہا اور نہ وہ اس سے کہیں Miss ہو گئے

ہیں (52)۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝۵۳

اسی نے تم سب کے لیے زمین کو نرم اور ہموار بنایا اور اس میں راستے چلائے، بلندیوں سے پانی برسایا اور اس زمین میں سے ہم نے انواع واقسام کے پودوں کے جوڑے؛ نوع کے اعتبار سے نر و مادہ، ذائقے کے لحاظ سے تُرش وشیریں، تاثیر کے حوالے سے سرد وگرم، خشک وتر پیدا فرمائے۔ اَلرعد۔3، (53)۔

ع 2 30 11

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ۝۵۴

تم خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی کھلاؤ۔ ان تمام مظاہر میں، صاحبانِ عقل وبصیرت کے لیے قوانین مضمر ہیں (54)۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝۵۵

اسی ارض میں سے ہم نے تمہیں تخلیقی مراحل میں سے گزارا اور اسی میں تمہیں واپس لوٹا دیتے ہیں اور اسی میں سے تمہیں ایک بار پھر نکالتے ہیں (55)۔

وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝۵۶

ہم نے اسے (فرعون کو) اپنے قوانین اور ان کے مظاہر پیش کیے مگر اس نے انہیں جھٹلایا اور ماننے سے انکار کردیا (56)۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ۝۵۷

کہنے لگا کہ اے موسیٰ! کیا تُو اِس لیے ہمارے پاس آیا ہے کہ جادو کے زور سے ہمیں، ہماری سرزمین سے نکال باہر کرے (57)۔

فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝۵۸

ہم بھی ویسا ہی جادو لائیں گے۔ اب تُو ہمارے اور اپنے مابین مقابلے کا دِن ایسی جگہ مقرر کر جہاں دونو

فریق، برابر کی حیثیت سے ہوں۔ اس معاہدے سے نہ ہم پھریں اور نہ تو پھرے (58)۔

قَالَ مَوۡعِدُكُمۡ يَوۡمُ الزِّيۡنَةِ وَاَنۡ يُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝٥٩

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے لیے جشن کا دن مقرر ہے اور لوگ چاشت کے وقت جمع کیے جائیں (59)۔

فَتَوَلّٰى فِرۡعَوۡنُ فَجَمَعَ كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝٦٠

فرعون لوٹ گیا۔ پھر اپنی چال بازیوں کو مجتمع کر کے واپس After settling his plans آیا (60)۔

قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ‌ۚ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰى ۝٦١

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ نامرادو! اللہ کے خلاف جھوٹ تو نہ گھڑو۔ وہ تمہیں ایسی سزا دے گا کہ تمہاری جڑ ہی کٹ جائے گی۔ جو جھوٹ گھڑتا ہے، وہ یقیناً، نامراد رہتا ہے (61)۔

فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ وَاَسَرُّوا النَّجۡوٰى ۝٦٢

پھر وہ لگے آپس میں جھگڑنے اور سرگوشیوں میں مشورے کرنے لگے (62)۔

قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيۡدٰنِ اَنۡ يُّخۡرِجٰكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهِمَا وَيَذۡهَبَا بِطَرِيۡقَتِكُمُ الۡمُثۡلٰى ۝٦٣

کہنے لگے کہ یہ دونو جادوگر ہیں۔ چاہتے ہیں کہ تمہیں اپنے جادو سے تمہیں ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب ومسلک کو مٹا ڈالیں (63)۔

فَاَجۡمِعُوۡا كَيۡدَكُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا‌ۚ وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى ۝٦٤

اپنی تدبیروں اور چالوں کو مجتمع اور پختہ کرو اور پھر صف در صف، اکٹھے ہوکر آؤ۔ آج جو غالب رہا وہی کامیاب وکامران ہوگا (64)۔

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ۝٦٥

وہ بولے کہ اے موسیٰ! تم پھینکو یا پہلے ہم پھینکیں (65)۔

قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى ﴿۶۶﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں، تم ہی ڈالو۔ تو اچانک موسیٰ علیہ السلام کے تخیّل میں ایسا لگا کہ اُن کی رسّیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے باعث دوڑ رہی ہیں (66)۔

فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ﴿۶۷﴾

موسیٰ علیہ السلام نے دل ہی دل میں خوف محسوس کیا (67)۔

قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ﴿۶۸﴾

ہم نے اسے حکم دیا کہ ڈر نہیں۔ یقیناً تُو ہی غالب رہے گا (68)۔

وَاَلۡقِ مَا فِىۡ يَمِيۡنِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

جو تمہارے دہنے ہاتھ میں ہے، اسے ڈال دے کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے، اسے نگل جائے۔ جو کچھ کاری گری انہوں نے کی ہے، سرتاسر جادُو کا فریب ہے۔ شعبدہ گر خواہ کچھ کر کے لے آئے، کامیاب نہیں ہوسکتا (69)۔

فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَمُوۡسٰى ﴿۷۰﴾

جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ کہنے لگے، ہم موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کے ربّ پر ایمان لے آئے (70)۔

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى ﴿۷۱﴾

فرعون بولا میری اجازت سے پہلے ہی تم ایمان لے آئے ہو۔ یقیناً یہی تمہارا بڑا گُرو ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ میں یقیناً تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ ڈالوں گا اور کھجور کے تنوں پر تمہیں پھانسی پر لٹکا دوں گا۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کس کی سزا زیادہ شدید اور دیرپا ہے (71)۔

قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالَّذِىۡ

انہوں نے کہا کہ جو واضح دلائل ہمیں ملے ہیں اور جس

فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾

ہستی نے ہمیں ابتداً پیدا فرمایا ہے، ہم اس پر تجھے کبھی ترجیح نہ دیں گے۔ تُو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے، کرلے۔ تُو صرف اِسی دنیا کی زندگی کے بارے میں ہی حکم چلا سکتا ہے (72)۔

الثلثة
اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ
السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾

ہم اپنے نشوونما دینے والے پر ایمان لے آئے ہیں تا کہ وہ ہماری خطاؤں اور جادو کے مضر اثرات کو جس پر تُو نے ہمیں مجبور کیا ہے، دُور فرما دے۔ شرف و برتری اور بقا صرف اللہ کی ذات کے لیے ہی ہے (73)۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾

جو کوئی اپنے ربّ کے ہاں مجرم کی حیثیت سے آتا ہے تو اس کے لیے جہنّم ہی ہے۔ اس میں نہ وہ مر سکتا ہے اور نہ حقیقی زندگی جی سکتا ہے۔ ابراہیم۔17، الاعلیٰ۔13، (74)۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ
الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾

اور جو کوئی اُس کے پاس مومن کی حیثیت سے آتا ہے اور صلاحیت پرور کام بھی کیئے ہوں گے تو ایسے ہی لوگوں کے لیے اعلیٰ درجات ہیں (75)۔

ع 3 22 12
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع

ایسے راحت اور آرام والے باغات ہیں جن کی سدا بہار شادابی کے لیے پانی ان کے زیر زمین رواں دواں رہتا ہے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ہے جزا اُن کی جو اپنی ذات کی نشوونما Development کرلیں (76)۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی ہدایت کی کہ راتوں

لَهُمۡ طَرِيۡقًا فِى الۡبَحۡرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخۡشٰى ﴿۷۷﴾	رات میرے بندوں کو دریا کے خشک راستے سے لے جا۔ الدُّخان۔24۔ نہ پکڑے جانے کا ڈر ہوگا اور نہ کوئی اور اندیشہ (77)۔
فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فَغَشِيَهُمۡ مِّنَ الۡيَمِّ مَا غَشِيَهُمۡ ؕ﴿۷۸﴾	جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ مصر سے راتوں رات چلا گیا تو فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا لیکن دریا کی موجوں نے انہیں جیسے ڈھانپنا تھا، ڈھانپ لیا (78)۔
وَاَضَلَّ فِرۡعَوۡنُ قَوۡمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾	فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا (79)۔
يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ قَدۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ وَوٰعَدۡنٰكُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنَ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ﴿۸۰﴾	اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں، تمہارے دشمن سے نجات دلائی اور تم سے طور کے دائیں جانب پہنچنے کا چالیس راتوں کا وعدہ کیا۔ البقرہ۔51، الاعراف۔142 اور تمہیں مَنّ وسلوٰی ---- نباتاتی شیرینی اور پرندوں کا گوشت عطا فرمایا (80)۔
كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَلَا تَطۡغَوۡا فِيۡهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِىۡ ۚ وَمَنۡ يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۱﴾	کہ ان پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز چیزوں کو جو ہم نے تمہیں بطور رزق عطا کی ہیں، کھاؤ اور ضرورت کی حدود سے آگے نہ بڑھنا کہ میری طرف سے غضب...... انعامات سے محرومی تم پر واجب ہوجائے اور جس پر میری طرف سے یہ محرومی واجب ہوجائے تو وہ پستیوں میں جا گرا (81)۔
وَاِنِّىۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى ﴿۸۲﴾	جو غلط طرزِ زندگی چھوڑ کر صحیح راستے پر آجائے اور مستقل

اقدارِ وحی پر ایمان لے آئے اور صلاحیّت پرور کام بھی کرتا رہے اور پھر راہ ہدایت پر ہی رہے تو میں اسے حفاظت عطا کرنے والا ہوں (82)۔

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝٨٣

اے موسیٰ علیہ السلام ! تو اپنی قوم کی طرف سے عُجلت میں کیوں چلا آیا (83)۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝٨٤

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ وہ میرے نقشِ قدم پر ہی ہیں اور میں نے ،اے میرے نشو ونما دینے والے! تیری طرف آنے میں جلدی اس لیے کی تاکہ میں تیرے مزید احکام وقوانین سے ہم آہنگ ہو جاؤں (84)۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝٨٥

اللہ نے فرمایا کہ تیرے بعد، تیری قوم، ہمارے نزدیک، مصیبت میں گرفتار ہوگئی ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے (85)۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝٨٦

موسیٰ علیہ السلام غضب ناک اور افسردہ خاطر ہو کر اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ کہا کہ اے میری قوم! کیا تمہارے ربّ نے تم سے حسنات سے معمور زندگی کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اُس عہد پر لمبا عرصہ گزر گیا تھا کہ بے صبر ہو گئے یا تم نے تہیّہ ہی کر لیا تھا کہ تمہارے ربّ کی نعمتوں سے محرومی تم پر واجب ہو جائے ، اس لیے تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی (86)۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝٨٧

کہنے لگے کہ ہم نے یہ عہد شکنی کچھ اپنے اختیار وارادہ سے تو نہیں کی بلکہ قوم کے سونے کے زیورات ہمیں

بوجھل ہو رہے تھے اور ہم نے انہیں اتار پھینکا۔ سامری نے بھی یہ خیال ہمارے Mind میں ڈالا تھا (87)۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ۞٨٨

اور سامری نے اس سے ان کے لیے ایک بچھڑا بنایا، ایک ایسا جسم جو گائے کی سی آواز نکالتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا الٰہ ہے۔ لیکن سامری اس بات کو بھول گیا تھا کہ اس کام کے نتائج Consequences کیا ہوں گے (88)۔

ع 4 13 13 اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۞٨٩

کیا انہیں نظر نہیں آتا تھا کہ وہ ان کی بات کا جواب تو دے نہیں سکتا تھا اور نہ انہیں فائدہ یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا تھا (89)۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۞٩٠

اس سے پہلے، ہارون علیہ السلام نے انہیں کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم یقیناً اس عمل سے مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ تمہارا ربّ تو رحمٰن ہے۔ تم میری اتباع کرو اور میرے حکم کی تعمیل کرو (90)۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۞٩١

کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام واپس نہ آجائے، ہم اسی کی پرستش پر قائم رہیں گے (91)۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۞٩٣

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اے ہارون علیہ السلام! جب تُو دیکھ رہا تھا کہ یہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تجھے کس بات نے روکا تھا کہ تم وہی کچھ نہ کرو جو ایسے حالات میں، مَیں کرتا۔ تو کیا تو نے میری نافرمانی کی؟۔ الاعراف۔ 150(92-93)۔

قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَلَا بِرَاۡسِىۡ ۚ اِنِّىۡ خَشِيۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ۝٩٤	ہارون علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ پکڑ۔ مجھے علم تھا کہ تو کہے گا کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے فیصلے کا انتظار بھی نہ کیا۔ الاعراف۔150، (94)۔
قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ۝٩٥	موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اے سامری! تیرا کیا مقصد تھا؟ (95)۔
قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ لِىۡ نَفۡسِىۡ ۝٩٦	اس نے کہا کہ میری بصیرت ان کی کمزوریوں کی طرف گئی جنہیں یہ لوگ نہیں سمجھ پائے تھے۔ لہٰذا، میں نے رسولؑ کے مسلک و مشرب سے تھوڑی سی چیز لی۔ پھر اسے، حصولِ مقصد کے بعد، بے مصرف سمجھ کر پس پشت ڈال دیا۔ یوں، میرے دل نے یہ بات مجھے اچھی بنا کر دکھائی (96)۔
قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِى الۡحَيٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوۡعِدًا لَّنۡ تُخۡلَفَهٗ ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىۡ ظَلۡتَ عَلَيۡهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنۡسِفَنَّهٗ فِى الۡيَمِّ نَسۡفًا ۝٩٧	موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جا، چلا جا یہاں سے۔ اس زندگی میں تیرے لیے یہی سزا ہے کہ تم سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لیے جائیں اور اس سزا میں تغیر و تبدّل نہیں کیا جائے گا۔ دیکھ، تُو اپنے جس الٰہ پر جما بیٹھا تھا، ہم اسے جلا دیں گے اور پھر اسے منتشر کر کے دریا بُرد کر دیں گے (97)۔
اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ۝٩٨	تم سب کا الٰہ تو اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور ہستی ایسی نہیں ے جس کا غلبہ و اقتدار قبول کیا جائے اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اس کا علم ہر شئے کو

محیط ہے (98)۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ
اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۚۖ﴿٩٩﴾

(اے رسول ﷺ!) یوں ہم تجھے سابقہ سرگزشتیں بیان کر رہے ہیں۔ ہم نے تجھے، اپنے یہاں سے، ذکر---اقوام وملل کے عروج وزوال کا ضابطہ، قرآن عطا فرمایا ہے (99)۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ﴿١٠٠﴾

جو کوئی بھی اس سے اعراض بَرتتا ہے، وہ مرنے پر فوراً ظورِ نتائج کے لیے یکبارگی اُٹھائے جانے کے روز، اس جرم اعراض کا بوجھ اٹھاتا ہے (100)۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ﴿١٠١﴾

یہ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں اور مرنے پر فوراً ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے دن یہ بوجھ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے (101)۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚۖ﴿١٠٢﴾

جس وقت صور پھونکا جاتا ہے اور مجرموں کو اس حال میں جمع کیا جاتا ہے کہ وہ اندھے ہوں۔ طٰہٰ۔124-125 (102)۔

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾

آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم دنیا میں دس ایک دن رہے ہوگے (103)۔

ع 5 15 14 نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ
لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۧ﴿١٠٤﴾

ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں جب کہ ان میں سے جو پختہ سمجھ والا ہے کہتا ہے کہ تم صرف ایک مدّت تک رہے ہو (104)۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ﴿١٠٥﴾

(اے رسول ﷺ!) یہ تجھ سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ انہیں بتادے کہ میرا ربّ،

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ۝١٠٦
انہیں اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کردے گا۔الکہف۔47، الواقعہ۔5، المرسلات۔10، النبا۔20، التکویر۔3، (105)۔
پھر انہیں صاف، سپاٹ زمین بنا کر چھوڑے گا(106)۔

لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ۝١٠٧
تجھے وہاں کوئی ٹیلہ نظر آئے گا نہ کوئی ٹیڑھ اور نا ہمواری (107)۔

يَوۡمَئِذٍ يَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ۝١٠٨
اس روز، سب لوگ داعی کی اتباع میں ہوں گے جس کی دعوت میں کوئی نظریاتی ٹیڑھ نہیں۔کہف۔1، ہو گی۔آوازیں، رحمٰن کے روبرو، بے بسی کے عالم میں، پست پڑ جائیں گی۔سو، تُو ہلکی سی آہٹ کے سوا، کچھ نہ سن سکے گا(108)۔

يَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِىَ لَهٗ قَوۡلًا ۝١٠٩
اس روز کوئی بھی، کسی کی خاطر شہادت دیتے ہوئے، اس کے ساتھ مدد کے لیے کھڑا نہ ہو سکے گا ماسوائے اُس کے جس کو رحمٰن اجازت فرمائے۔مریم۔87، یونس۔3، البقرہ۔255، النبا۔38، اور اس کی شہادت کو approval دے(109)۔

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا ۝١١٠
وہ ان کے حال اور مستقبل کو جانتا ہے اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔البقرہ۔255، (110)۔

وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ لِلۡحَىِّ الۡقَيُّوۡمِ ؕ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا ۝١١١
اُس Ever Living اور قائم بالذّات، Self Living ہستی کے روبرو، چہرے عاجزی سے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم ---- قوانین الٰہی سے سرکشی

کا بارگراں اٹھایا ہوگا، وہ خاسر و نامراد رہ جائے گا (111)۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

اور جو دین کی Absolute اقدار پر ایمان رکھتا ہوگا اور اس نے صلاحیّت پرور کام بھی کیئے ہوں گے، اسے حق تلفی کا خوف ہوگا نہ سلب ونہب کا (112)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

اس انداز سے ہم نے فصیح عربی زبان میں اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور اس میں غلط طرزِ زندگی کے نتائج و عواقب کو دہرا دہرا کر بیان کیا ہے تا کہ لوگ ان سے بچیں بلکہ ان کو شرف وعظمت عطا ہو جائے (113)۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

عالی مرتبت، حقیقی اقتدار اور قوّتوں کا مالک، اللہ ہی ہے۔ (اے رسول ﷺ!) قرآن کے کسی حکم پر عمل کرنے میں عُجلت نہ کرتا آں کہ قرآن کا پورا حکم بذریعہ وحی، نہ دے دیا جائے اور دست بدعا رہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں آگے بڑھا (114)۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع 6 11 15

اس سے پہلے، ہم نے انسان کو مشاجرت کے قریب نہ جانے اور وحی کے تابع رہنے کا حکم دیا تھا۔ البقرہ۔ 35-38، مگر وہ اس بات کی حقیقت کو بھول گیا۔ ہم نے اس میں ارادہ کی پختگی نہ پائی (115)۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

جب ہم نے ملائکہ ..... فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے آگے جھک جائیں۔ اس کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکر وعمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی

صلاحیّت سے بہرہ ور ہے۔ تو سب جھک گئے، ماسوائے ابلیس ...... انسان کے جذبات کے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ البقرہ۔34، الاعراف۔11، الحجر۔31-30، صٓ۔74-73 (116)۔

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

ہم نے انسان کو آگاہ کردیا تھا کہ یہ ابلیس تیرا اور تیرے زوج، بیوی دونو کا دشمن ہے۔ یہ تم دونوں کو جنّتی معاشرے سے نکلوا نہ دے اور تم مشقّتوں میں پڑ جاؤ (117)۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

وہاں نہ تُو بھوکا رہے گا اور نہ بے لباس (118)۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

وہاں پیاس کا خوف ہوگا اور نہ دھوپ کی تپش (119)۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

لیکن شیطان......انسان کے سرکش جذبات نے اس کے دل میں خودغرضی کے خیالات کو اُبھارا۔ کہا کہ اے انسان! کیا میں تجھے ایسی انفرادی مفاد پرستی کا شعور دوں جو حیات جاوید کا مظہر ہو اور ایسی حکومت کی نشان دہی کروں جو کبھی انحطاط پذیر نہ ہو۔ الاعراف۔20، (120)۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

پس، دونو نے مشاجرت کا پھل کھالیا یعنی باہمی مشاجرت و افتراق کا شکار ہوگئے جس سے ان کے وہ اعمال و اقوال Evil Inclinations آشکارا ہوگئے جن کی اصلیّت ظاہر ہونے پر شرم محسوس ہوئی اور وہ جنّتی معاشرہ کے ذرائع و اسباب، سماجی حیثیت Social Status کے ذریعے، ان کی پے درپے، پردہ پوشی کرنے لگے۔ یوں، انسان نے اپنے ربّ کی حکم عدولی

کی اور وہ دھوکا کھا گیا۔الاعراف۔22 (121)۔

ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ۝۱۲۲

پھراس کے ربّ نے اسے ہدایتِ وحی کے لیے برگزیدہ کرلیا اور اس کی طرف توّجہ فرما ہوکر اسے وحی کی رہنمائی عطا فرمائی۔البقرہ۔38-37،(122)۔

قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًاۢ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ‌ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ۝۱۲۳

اللہ نے حکم دیا کہ تم سب، اس مقام وحیثیت سے گر گئے ہو۔ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ہو۔الاعراف۔23 ۔اب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آیا کرے گی۔جو اس ہدایت پر چلا، وہ گمراہ نہ ہوگا۔البقرہ۔38، نہ اسے جانکاہ مشقّت اٹھانی پڑے گی (123)۔

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ۝۱۲۴

جو میرے قوانین سے اعراض برتتا ہے، اس کی معیشت تنگ ہوجاتی ہے اور ہم مرنے پر اعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز اسے ایسی حالت میں اٹھاتے ہیں کہ نعماء سے محروم ہوتا ہے (20/124)۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ۝۱۲۵

وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ! تُو نے مجھے نوازشات و نعما سے محروم کیوں کردیا حال آں کہ میں دنیاوی معاملات میں صاحب بصیرت تھا (20/125)۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا‌ ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ۝۱۲۶

اللہ فرمائے گا کہ تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں لیکن تُو نے ان سے بے اعتنائی برتی۔اسی طرح، آج کے دن تمہاری طرف سے توّجہ ہٹالی گئی (126)۔

وَكَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ‌ ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰى ۝۱۲۷

جو شخص سرکشی کرتے ہوئے اپنے ربّ کی آیات پر ایمان نہ لائے، ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔اُخروی زندگی کا عذاب تو بڑا شدید اور دیرپا ہے ہی (127)۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ ع 7 13 16
فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع

کیا انہیں اس سے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ان سے پہلے، ہم نے قانونِ مکافاتِ عمل کی رُو سے کتنی ہی اُمتیں مٹا ڈالیں جن کی سکونت گاہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے اس میں قوانین مضمر ہیں (128)۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ
مُّسَمًّى ؕ﴿۱۲۹﴾

اگر اس سے پہلے، تیرے ربّ کا مہلت کا قانون نافذ نہ ہوتا اور نتائج کے سامنے آنے کے لیے ایک مدت مقرر نہ ہوتی تو انہیں عذاب آن چپکتا (129)۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

لہٰذا، (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) جو باتیں یہ مخالفین بنا رہے ہیں، ان کو تحمّل سے برداشت کر اور اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہٗ حمد و ستائش بنانے کے لیے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے قبل یعنی صبح سے شام تک سرگرمِ عمل رہ: رات کے کچھ لمحوں میں، دن کے پہلے اور آخری حصے میں، تاکہ تیری تگ و تاز اپنے نتائج سے ہم آہنگ ہو جائے (130)۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

ان مخالفین کے مختلف طبقوں کو ہماری طرف سے دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کا سامان ملا ہوا ہے تاکہ اس سے ان کی ذات کی نمود کی پرکھ اور آزمائش ہو جائے تو، اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تُو اس کی طرف رشک کی نگاہوں سے نہ دیکھ۔ الحجر۔ 88۔ ورنہ تیرے ربّ کی طرف سے ملنے والا رزق...... وہ تمام اسباب و ذرائع جن سے

انسانی جسم اور اس کی ذات کی نشوونما Perfection ہوتی جائے، کہیں بہتر اور باقی رہنے والے Even Lasting ہیں۔ القصص۔60،(131)۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ
رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝١٣٢

تُو اپنے Followers کو دین کے نظام کے قیام کا حکم دیتا جا اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہ۔ ہم تجھ سے رزق کے طلب گار نہیں، بلکہ تجھے رزق، ہم دینے والے ہیں۔ بہترین مآل وانجام تو اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرنے میں ہوتا ہے (132)۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا
فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٣٣

یہ کُفّار مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ رسول اپنے ربّ کی طرف سے ہمارے لیے کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتا۔ ان سے دریافت کر کہ ان کے پاس کیا ایسی محکم دلیل جو عقلی یا محسوس طور پر واضح ہو، نہیں پہنچی جو پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے؟(133)۔

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ
اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
وَنَخْزٰى ۝١٣٤

اگر ہم انہیں پہلے ہی کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور کہتے کہ اے ہمارے ربّ! تُو نے ہمارے پاس کوئی رسولؑ کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے قوانین کی اتباع کرتے قبل اس کے کہ ہم ذلیل و رُسوا ہوتے۔ المآئدہ۔19،(134)۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ ع 8 7 17
الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝١٣٥ ع

ان سے کہہ دے کہ سب انجام کے منتظر ہیں، تم بھی انتظار کرو۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ اور اعتدال کی راہ پر ہیں (135)۔